دوبارہ چھاپا تھا۔ (خ-م)

دارالکفر میں رہائش

لوگ کہتے ہیں کہ دارالکفر میں رہنا مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ بعض تفاسیر کے مطابق سورہ النسائی آیت نمبر ۱۰۰ کی روشنی میں ایک مسلمان انگلینڈ میں نہیں رہ سکتا گو کہ یہاں کوئی روک ٹوک نہیں اور دین کے تمام ارکان 'مع تبلیغ' ادا کرنے کی آزادی ہے۔ لیکن حکومت کو اسلامی حکومت بنانے کا تصور نہیں۔ ایسی صورت حال میں یہاں رہنا مناسب نہیں۔ ایک عالم دین کہتے ہیں آپ تبلیغ کی نیت سے رہ سکتے ہیں تاکہ جو مسلمان راہ سے ہٹ گئے ہیں ان کی اصلاح کریں۔

فی زمانہ دارالکفر میں رہنا ناجائز ہونے کی بات میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

۱۔ فی زمانہ مدینہ کی طرح کوئی دار الھجرت یا دارالاسلام نہیں' جہاں منتقل ہو جانے کا حکم اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہو۔ مدینہ کی طرف ہجرت کے احکام کا ہر زمانے میں اطلاق صحیح نہیں ہے۔ بہت سے علما کے نزدیک فتح مکہ کے بعد ان معنوں میں ہجرت کا حکم منسوخ ہو گیا۔

۲۔ اس وقت دنیا میں صحیح معنوں میں کوئی دارالاسلام موجود ہی نہیں۔ سب دارالمسلمین ہیں' اور کفر کے غلبہ کی حد تک ان کی حالت دارالکفر سے کچھ بہتر نہیں۔

۳۔ اس کے باوجود دارالمسلمین میں رہنا انسب اور اولیٰ ہے' پسندیدہ اور قابل ترجیح ہے' اس کے بے شمار فوائد ہیں' اور بلاعذر معقول دارالکفر میں نہیں رہنا چاہیے۔

۴۔ جتنے مسلمان دارالکفر میں رہتے ہیں' وہاں کے باشندے ہیں یا وہاں جاکر معاشی و تعلیمی اسباب کی وجہ سے آباد ہوگئے ہیں' ان کو کوئی دارالمسلمین اپنے اندر نہیں سمو سکتا۔ ہندوستان میں ۱۵ کروڑ کے لگ بھگ مسلمان ہیں' چین میں ۵ کروڑ' روس میں ۲ کروڑ' اور یورپ میں ۲/ ۳ کروڑ سے زیادہ۔ ان سب کا نہ منتقل ہونا ممکن ہے' نہ ضروری' نہ فرض۔

۵۔ پیدائش کی بناپر' وطن ہونے کی بناپر' تعلیم کی بناپر' اور اگر دارالمسلمین میں ذریعہ معاش میسر نہ ہو تو بہتر معاش کے لیے بھی' دارالکفر میں' جو دارالامن اور دارالصلح ہو' رہنے میں کوئی مضائقہ محسوس نہیں ہوتا۔

۶۔ مسلمان جہاں بھی ہو' دعوت و تبلیغ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس پر فرض ہے۔ مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی۔ چنانچہ آپ بنیادی طور پر اسی فریضہ کی ادائگی کی نیت کیوں نہ کریں اور کام بھی کریں۔ اجر بھی ملے گا' معاش بھی۔ (خ-م)